بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مُرُوۡا اَبَا بَکۡرٍ فَلۡیُصَلِّ بِالنَّاسِ یعنی ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے

(بخاری حدیث: ۶۷۸، مسلم ۹۴۸)

امام الامۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

خَیۡرُ النَّاسِ بَعۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ اَبُوۡبَکۡرٍ وَخَیۡرُ النَّاسِ بَعۡدَ اَبِیۡ بَکۡرٍ عُمَرُ

رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر کے بعد سب سے افضل عمر ہیں

(ابنِ ابی شیبہ: جلد ۸ صفحہ ۵۷۴، مسند احمد: ۸۳۶، ابن ماجہ: ۱۰۶)

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز، بشیر کالونی سرگودھا

0301-6002250 -- 0303-4367413

Islam The World Religion

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

فہرست مضامین

(۱)۔ صحابۂ کرام کے الگ الگ خصائص	....	۳
(۲)۔ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے خصائص	....	۹
(۳)۔ کتاب اسنی المطالب میں شانِ صدیقِ اکبر	....	۲۶
(۴)۔ شانِ صدیق سیدنا علی المرتضٰی کی زبانی	....	۳۱
(۵)۔ تمام صحابۂ کرام اور پوری امت کا فیصلہ	....	۳۵

☆......☆......☆

Islam The World Religion

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِ اللّٰہِ

صحابۂ کرام کے الگ الگ خصائص

اللہ کریم جل شانہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار علیہم الرضوان کو مختلف شانیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے حالات اور کمالات کا مطالعہ کیا جائے تو یوں لگتا ہے کہ اس جیسا کوئی دوسرا نہیں ہوگا۔ لیکن جب مختلف صحابہ کا یکبارگی مطالبہ کیا جائے تو صورتِ حال کچھ اس طرح سامنے آتی ہے۔

☆۔ حضرت زید بن حارثہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا** (الاحزاب:۳۷)۔

☆۔ اس امت میں سب سے پہلے تیرانداز سعد بن ابی وقاص ﷛ ہیں (بخاری:۴۳۲۶)۔ سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ: میں نے سعد کے علاوہ کسی کیلئے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ: تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں (بخاری:۲۹۰۵، مسلم:۶۲۳۳)۔

نبی کریم ﷺ مدینہ شریف پہنچے تو فرمایا: کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح آدمی ہوتا جو رات کو میرا پہرا دیتا، آپ ﷺ نے اسلحہ کی آواز سنی تو پوچھا کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں، آپ کا پہرا دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں، نبی کریم ﷺ سو گئے (بخاری حدیث: ۲۸۸۵، مسلم حدیث:۶۲۳۰)۔

☆۔ حضرت حرام بن ملحان ﷛ نے غزوہ بیر معونہ میں شہادت پائی، آپ پہلے شہید ہیں کہ اپنے زخم کا خون ہاتھ میں لیکر اپنے چہرے پر ڈالا اور فرمایا: **فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ** یعنی ربِ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا (بخاری:۴۰۹۲)۔

☆۔ جنگِ بدر میں عبیدہ بن سعید لوہے کے لباس میں ملبوس ہو کر میدان میں اترا۔ سیدنا زبیر بن عوام نے اسے پچھاڑا اور اس پر سوار ہو گئے اسکی آنکھ میں نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ وہ

Islam The World Religion

(یادگار) نیزہ خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر سے مانگ لیا۔ پھر وہ نیزہ خلفاء راشدین کے پاس اور پھر عبداللہ بن زبیر کے پاس رہا رضی اللہ عنہم (بخاری:۳۹۹۸)۔

☆۔ حضرت زبیر بن عوام پہلے صحابی ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تلوار اٹھائی (اسد الغابہ جلد۲ صفحہ۲۲۰)۔ آپ وہ عظیم مجاہد ہیں جن کا ہر عضو جہاد میں زخمی ہوا (اسد الغابہ جلد۲ صفحہ ۲۲۰)۔

☆۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ واحد صحابی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف آنے والے تیر کو اپنے ہاتھ پر لیا اور ان کا وہ ہاتھ ساری زندگی کیلئے شل ہو گیا (بخاری:۳۷۲۴)۔

☆۔ جنگِ احد میں جب لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس سے بکھر گئے تو حضرت ابوطلحہ ؓ اپنی ایک ڈھال سے نبی کریم ﷺ کا دفاع کر رہے تھے، آپ نہایت زبردست تیر انداز تھے، آپ نے اس دن تین کمانیں توڑ دیں۔ جب کوئی آدمی تیروں کی تھیلی لیکر وہاں سے گزرتا تو نبی کریم ﷺ اسے فرماتے: انہیں ابوطلحہ کے پاس بکھیر دو، جب نبی کریم ﷺ نے سر مبارک اوپر اٹھا کر کفار کی فوج کو دیکھنا چاہا تو عرض کرنے لگے: میرے ماں باپ فدا سر نیچے کریں، دشمن کا کوئی تیر نہ لگ جائے، آپ کی گردن پر میری گردن قربان نَحْرِی دُونَ نَحْرِکَ (بخاری حدیث:۴۰۶۴)۔

حضرت ابوطلحہ ؓ نے غزوہِ حنین میں بیس (۲۰) کافروں کو قتل کیا (مستدرکِ حاکم:۵۵۹۰، اسد الغابہ جلد۵ صفحہ۴۱۴)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ہزار آدمیوں کی آواز سے بہتر (یعنی دشمن کے لیے خوفناک) ہے (مستدرک حاکم:۵۵۸۸)۔

☆۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ واحد صحابی ہیں جن کے ہاتھوں خیبر فتح ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ تمام صحابہ رات بھر اس امید پر رہے کہ شاید یہ عزت مجھے ملے گی۔ وَ کُلُّھُمْ یَرْجُوا اَنْ یُّعْطیٰ لیکن اگلے دن نبی کریم ﷺ نے یہ اعزاز سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کو دے دیا (بخاری حدیث:۲۹۴۲، مسلم :۶۲۲۳)۔

☆۔ اسی طرح جب رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید ؓ کو ایک لشکر کا سالار بنایا تو کچھ صحابہِ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی دوسرے کو سالار بنانے کی تجویز دی اس لیے کہ یہ نوجوان

Islam The World Religion

ہیں اور ان میں امارت کی اہلیت نہیں ہے۔ مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم اس کا والد مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا اور یہ اپنے والد کے بعد مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے اِنْ کَانَ لَاَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ (بخاری حدیث: ۳۷۳۰، مسلم حدیث: ۶۲۶۵)۔

☆۔ اسی طرح جب نجران کے لوگوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ ایک امانت دار آدمی بھیج دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تمہارے ساتھ امین آدمی بھیجوں گا جیسا کہ امین ہونے کا حق ہے لَاَبْعَثَنَّ مَعَکُمْ رَجُلاً اَمِیْناً حَقَّ اَمِیْنٍ۔ تمام صحابہ کرام نے امید باندھ لی کہ شاید یہ عزت مجھے ملے گی فَاسْتَشْرَفَ لَہٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیداللہ بن جراح کھڑے ہو جاؤ۔ جب وہ کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یہ ہے اس امت کا امین (بخاری حدیث :۴۳۸۰، مسلم حدیث:۶۲۵۴)۔

☆۔ اسی طرح تمام صحابہ کرام موجود تھے مگر محبوب کریم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امامت کے مصلے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ فرمایا:

مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ: ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دوہرائی تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم یوسف کے زمانے والیاں ہو۔ ابوبکر صدیق کے پاس بلانے والا آیا اور آپ نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی (بخاری حدیث: ۶۷۸، مسلم حدیث: ۹۴۸)۔

آپ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: لَا لَا لَا لِیُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ لِاَبِیْ قُحَافَۃَ نہیں نہیں نہیں، ابوبکر کو چاہیے کہ لوگوں کو نماز پڑھائے (ابوداؤد: ۴۶۶۱)۔ نیز فرمایا: وَیَأْبَی اللّٰہُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں (مسلم حدیث: ۶۱۸۱)۔

Islam The World Religion

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم ﷺ نے نماز کیلیے ابوبکر صدیق کا انتخاب فرمایا تو میں بھی ادھر ہی موجود تھا غائب نہیں تھا وَاِنِّیْ اُشَاهِدُ وَ مَا اَنَا بِغَائِبٍ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۲)۔

آپ نے دیکھا کہ کبھی تو تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہورہا ہے، کبھی تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا اسامہ بن زید کا انتخاب ہورہا ہے، کبھی تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا ابوعبیداللہ بن جراح کا انتخاب ہورہا ہے اور کبھی تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا صدیق اکبر کا انتخاب ہورہا ہے۔ ہم نے سب کی اکٹھی شان بیان کردی ہے۔

☆۔ ایک حدیث شریف میں مختلف صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی مختلف شانوں کا تذکرہ اس طرح موجود ہے:

اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ، وَ اَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَ اَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ ، وَاَقْضَاهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ ، وَاَفْرَضُهُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَ اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، اَلَا وَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْناً وَ اِنَّ اَمِیْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ (ترمذی: ۳۷۹۱، ابن ماجہ: ۱۵۴)۔

ترجمہ: میری امت میں سے اس پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے، اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے، سب سے بڑا قاضی علی بن ابی طالب ہے، سب سے بڑا قاری ابی بن کعب ہے، سب سے زیادہ میراث کا ماہر زید بن ثابت ہے، حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے، خبردار! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

☆۔ اب ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھیے: سیدنا خالد بن ولید واحد سیف اللہ ہیں جنہوں نے ایک جنگ میں نو تلواریں توڑ دیں (بخاری: ۴۲۶۵)۔ اسلام کی سب سے پہلی شہید خاتون سیدنا عمار بن یاسر کی والدہ سیدہ سُمَیَّہ ہیں (اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۴)۔ نبی کریم ﷺ کی دو شہزادیوں کا نکاح صرف سیدنا عثمان غنی سے ہوا (ابن ماجہ: ۱۱۰، مستدرک حاکم: ۷۰۱۱)۔ نبی کریم ﷺ کی چار شہزادیاں ہیں مگر جنتی عورتوں کی سردار ہونے کا شرف سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ

Islam The World Religion

عنہا کو حاصل ہے (بخاری: ۳۶۲۴)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنتی بوڑھوں کے سردار سیدنا ابوبکر و عمر ہیں (ترمذی: ۳۶۶۶)۔ اور فرمایا: جنتی نوجوانوں کے سردار سیدنا حسن و حسین ہیں (ترمذی: ۳۷۶۸)۔ مواخاتِ مدینہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ کو اپنا بھائی قرار دیا (ترمذی: ۳۷۲۰)۔ ازواجِ مطہرات میں سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں (بخاری: ۳۷۷۵)۔ نبی کریم ﷺ نے جب وصال فرمایا تو آپ ﷺ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سینہ مبارک پر ٹیک لگائے ہوئے تھے (بخاری: ۴۴۴۶)۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو حِبرُ الاُمَّۃِ کا لقب دیا یعنی اس امت کا عالم (مستدرکِ حاکم: ۶۳۹۰)۔ سیدنا حذیفہ رسول اللہ ﷺ کے رازدان ہیں جس راز کو انکے سواء کوئی نہیں جانتا (بخاری: ۷۳۶۱)۔ سیدنا ابوہریرہ کو حافظہ عطا ہوا (بخاری: ۱۱۸)۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود کا لقب صاحب النعلین ہے (بخاری: ۳۷۴۲)۔ سیدنا انس بن مالک خادم الرسول ہیں (بخاری: ۶۲۳۸)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا ان پر جنت واجب ہے۔ سمندر پار سب سے پہلے سیدنا امیر معاویہ نے جہاد کیا (بخاری: ۲۹۲۴، ۲۷۸۸)۔

مختلف صحابہ نے مختلف گستاخوں کو قتل کیا، کعب بن اشرف کو سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا (بخاری: ۲۵۱۰، مسلم: ۴۶۶۴)، ابو رافع یہودی کو سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے قتل کیا (بخاری: ۳۰۲۲)، ابنِ خطل کو سیدنا سعید بن حریث رضی اللہ عنہ نے قتل کیا جبکہ وہ کعبہ کے پردہ کے ساتھ چمٹا ہوا تھا (ابن ابی شیبہ: ۸/ ۵۳۵، نسائی: ۴۰۶۷)۔

مختلف جنگوں میں مختلف صحابہ نے اسلامی پرچم اٹھایا، غزوہِ موتہ میں سب سے پہلے حضرت زید نے جھنڈا پکڑا اور شہید ہو گئے، پھر حضرت جعفر نے جھنڈا پکڑا اور شہید ہو گئے، پھر ابن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور شہید ہو گئے اور سب سے آخر میں حضرت خالد سیف اللہ نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی (بخاری حدیث: ۴۲۶۲)، غزوہ تبوک میں پرچم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا (اسد الغابہ ۳/ ۲۴۱)۔ فتح خیبر کے موقع پر پرچم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا، اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی (بخاری: ۲۹۴۲، مسلم: ۶۲۲۳)۔ فتح مکہ کے

Islam The World Religion

دن انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ اور نبی کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام کے ہاتھ میں تھا (بخاری حدیث:۴۲۸۰)۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

اچھی طرح واضح ہوا کہ گلستانِ مصطفیٰ کے ہر پھول کی الگ رنگت ہے اور الگ خوشبو ہے اور کوئی بھی اپنے محبوب ﷺ کی خصوصی عنایت سے خالی نہیں۔

☆۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علی (رضی اللہ عنہ) میں اٹھارہ خوبیاں ایسی ہیں کہ ان میں سے صرف ایک بھی انکی آخرت سنوارنے کے لیے کافی تھی۔ جب کہ ان کی تیرہ خوبیاں ایسی ہیں جو صرف انہی کے خصائص ہیں اور اس امت میں کسی دوسرے کو یہ اعزاز حاصل نہیں: لَقَدْ كَانَتْ لَهُ ثَلاثَةَ عَشَرَ مَنْقِبَةً لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ (طبرانی اوسط:۸۴۳۲)۔

☆۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ۱۴ شانیں ایسی حاصل ہیں جو اس امت میں کسی کو حاصل نہیں۔

☆۔ اسی طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چالیس سے زائد شانیں ایسی حاصل ہیں جو اس امت میں کسی کے پاس نہیں۔

☆۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ شانیں ایسی حاصل ہیں جو اس امت میں کسی کو حاصل نہیں۔ کئی آیات میں سے صرف تین آیات اور تقریباً ساٹھ (۶۰) احادیث پیش خدمت ہیں، ان میں سے بعض آیات اور احادیث میں ضمناً بیشمار خصوصیات موجود ہیں اور خصائص کی مجموعی تعداد اسی (۸۰) سے بھی زیادہ بنتی ہے۔ اپنی آنکھوں سے پڑھیے، دماغ سے سوچیے اور دل میں اتاریے!

☆......☆......☆

Islam The World Religion

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے خصائص

(۱)۔ قرآن آپ کو ثانی اثنین کہتا ہے، فرمایا:

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ یعنی اگر تم لوگوں نے رسول کی مدد نہ کی تو بے شک اللہ انکی مدد فرما چکا جب کافروں نے رسول اللہ کو بے وطن کیا، اس حال میں کہ وہ دو میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے صحابی سے فرمار ہے تھے غم نہ کر، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے، پس اللہ نے اس پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی (توبہ: ۴۰)۔

اس آیت کا ایک ایک لفظ صدیقی مناقب اور خصائص سے لبریز ہے: **نَصَرَهُ اللّٰه** میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذریعے کی گئی مدد کا ذکر ہے، **ثَانِيَ اثْنَيْنِ** میں خلیل کی خلوت کا عروج، غار کی تنہائی میں **إِذْ هُمَا** کا وصل جسے دیکھ کر مفسرین کی قوتِ ممیّزہ جواب دے گئی کہ اَحد کون ہے اور ثانی کون ہے، **صَاحِبِهِ** کی اضافت میں **اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ** کا عکس، **لَا تَحْزَنْ** کی حوصلہ افزائیاں اور **إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا** میں معیت کی رعنائیاں سمجھنے کے لیے مرتضیٰ کریم رضی اللہ عنہ کی جیسی بصیرت چاہیے، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: **إِنَّ اللّٰهَ ذَمَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَمَدَحَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اِلَّا تَنْصُرُوهُ** یعنی اللہ تعالیٰ نے **اِلَّا تَنْصُرُوهُ** کے الفاظ میں تمام لوگوں کی مذمت کی ہے اور ابوبکر کی مدح کی ہے (ابن عساکر جلد ۳۰ صفحہ ۲۹۱، درِ منثور ۳/۴۵۵، روح المعانی جلد ۱۰ صفحہ ۸۹)۔ یہی بات حضرت سیدنا حسن بصری قدس سرہ العزیز بھی فرماتے ہیں: **عَاتَبَ اللّٰهُ جَمِيعَ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرَ اَبِي بَكْرٍ** رضی اللہ عنہ (نوادر الاصول: ۱۰۷۶، درِ منثور ۳/۴۵۶، روح المعانی جلد ۱۰ صفحہ ۸۹)۔ یہی بات امام شعبی تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمائی ہے **عَاتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَهْلَ الْاَرْضِ جَمِيعاً فِي هٰذِهِ الْآيَةِ غَيْرَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ** رضی اللہ عنہ (بغوی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)۔ یہی بات حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمائی ہے۔ **قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ : خَرَجَ**

Islam The World Religion

اَبُوْبَكْرٍ بِهٰذِهِ الآيَةِ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ الَّتِي فِي قَوْلِهٖ: اِلَّا تَنْصُرُوْهُ (قرطبی جلد۸ صفحہ۱۳۱)۔

اللہ کے محبوب ﷺ کے وصال کے بعد انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر مہاجرین میں سے ہوگا۔ سیدنا فاروق اعظم نے فرمایا: کون ہے جس میں یہ تین خوبیاں ہوں؟ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ یہ دونوں کون ہیں؟ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ یہ دونوں کون ہیں؟ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یہ دونوں کون ہیں؟ یہ سن کر سب نے حسین وجمیل طریقے سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی (السنن الکبریٰ للنسائی: ۱۱۲۱۹، نوادر الاصول: ۱۰۷۷)۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی علیہ الرحمہ نے لَا تَحْزَنْ کی تفسیر کرتے ہوئے یہ کہہ کر انتہاء کردی کہ: فَثَبَتَ اَنَّهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَ رَبِّهٖ جَلَّ شَانُهٗ یعنی ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں وہی مقام ومرتبہ حاصل ہے جو نبی کریم ﷺ کو اپنے رب کی بارگاہ میں حاصل ہے (روح المعانی جلد۱۰ صفحہ۸۹)۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰى یعنی اور وہ جہنم سے دور رہے گا جو سب سے بڑا متقی ہے (الیل: ۱۷)۔

علامہ ابوالحسن واحدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ فِيْ قَوْلِ الْجَمِيْعِ یعنی اتقیٰ سے مراد ابوبکر صدیق ہیں، یہ پوری امت کا قول ہے (التفسیر البسیط ۲۴/ ۸۸)۔

(۳)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا یعنی تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں جنگ لڑی انکا درجہ بہت بلند ہے۔ اسکے بعد خرچ کرنے والے اور جنگ لڑنے والے ان کے برابر نہیں ہوسکتے (الحدید ۵۷: ۱۰)۔

تفسیر ابنِ کثیر میں ہے کہ ایمان والوں کو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس آیت میں صدیقِ اکبر سب سے ٹاپ پر ہیں لَهُ الْحَظُّ الْاَوْفَرُ۔ اور تمام انبیاء کی امتوں میں سے اس پر عمل کرنے میں سید وسردار ہیں۔ انہوں نے اپنا سارا مال اللہ کی رضا کے لیے خرچ کردیا (ابنِ کثیر جلد۴ صفحہ۴۰۴)۔

(۴)۔ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے (ترمذی: ۳۷۳۴)۔

Islam: The World Religion

(۵)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَا دَعَوْتُ اَحَداً اِلَی الْاِسْلَامِ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ عَنْهُ کَبْوَةٌ وَ تَرَدُّدٌ وَ نَظَرٌ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ مَا عَتَّمَ حِیْنَ ذَکَرْتُهٗ لَهٗ ، وَ مَا تَرَدَّدَ فِیْهِ یعنی میں نے جسکو بھی اسلام کی دعوت دی اس نے ٹال مٹول، تردد اور تاخیر سے کام لیا سوائے ابوبکر کے، جب میں نے اسکے سامنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تو اس نے بلا تاخیر قبول کیا اور تردد نہیں کیا۔ اور ساتھ ہی یہ الفاظ بھی ہیں کہ: فَلَمْ یَفِرَّ وَلَمْ یُنْکِرْ (سیرۃ نبویۃ لابن اسحاق ۱/۱۸۳، سیرۃ نبویۃ لابن ہشام ۱/۲۵۲، دلائل النبوۃ للبیہقی حدیث: ۴۷۶)۔

(۶)۔ حضرت عامر تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں سب سے پہلے اسلام کون لایا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان کا قول نہیں سنا؟

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْواً مِنْ اَخِیْ ثِقَةٍ
فَاذْکُرْ اَخَاکَ اَبَا بَکْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَیْرُ الْبَرِیَّةِ اَتْقَاهَا وَ اَعْدَلُهَا
اِلَّا النَّبِیُّ وَ اَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِیُ التَّالِیُ الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُهٗ
وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

(ابن ابی شیبہ ۸/ ۴۴۸، الاستیعاب صفحہ ۴۳۰، مستدرک حاکم: ۴۴۶۹، طبرانی کبیر: ۱۲۳۹۸)۔

ترجمہ: جب تم اربابِ وفا کی داستانِ غم چھیڑو تو اپنے بھائی ابوبکر کو ضرور یاد کرنا، جو کچھ اس نے کر کے دکھایا۔ وہ نبی کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل اور قابلِ اعتماد تھا اور اپنی ذمہ داری کو سب سے زیادہ نبھانے والا تھا۔ وہ دوسرے نمبر پر تھا، نبی کے پیچھے پیچھے تھا، اسکی رسالت کی گواہی بڑی پسندیدہ تھی، رسولوں کی تصدیق کرنیوالے پہلے لوگوں میں سے تھا۔

ان اشعار میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سات خصائص کا ذکر ہے۔

(۷)۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: کَانَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رضی اللہ عنہ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ مَکَانَ الْوَزِیْرِ ، فَکَانَ یُشَاوِرُهٗ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِهٖ ، وَکَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْاِسْلَامِ ، وَکَانَ

Islam The World Religion

ثَـانِیَهٗ فِی الْغَارِ ، وَکَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْعَرِیْشِ یَوْمَ بَدْرٍ ، وَکَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْقَبْرِ ، وَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِﷺ یُقَدِّم عَلَیْهِ اَحَداً[مستدرك حاكم :٤٤٦٣]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن میسّب فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نبی کریم ﷺ کے لیے وزیر کی طرح تھے، حضور آپ سے تمام معاملات میں مشورہ لیتے تھے، وہ اسلام میں آپ کے ثانی تھے، وہ غار میں آپ کے ثانی تھے، وہ بدر کے دن عریش میں آپ کے ثانی تھے، وہ قبر میں آپ کے ثانی ہوئے، اور رسول اللہ ﷺ کسی کو ان سے آگے نہیں سمجھتے تھے۔

اس ایک حدیث میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سات خصائص مذکور ہیں۔

(۸)۔ آپ کے چہرے کے جمال کی وجہ سے آپ کو عتیق کہا جاتا تھا، نبی کریم ﷺ نے آپ کا نام عتیق رکھا یعنی جہنم سے آزاد (طبرانی کبیر حدیث:۴ تا ۱۱)۔

(۹)۔ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیّاً رضی اللہ عنہ یَحْلِفُ لَلّٰہُ اَنْزَلَ اسْمَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ السَّمَآءِ الصِّدِّیْقَ (المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۴، مجمع الزوائد: ۱۴۲۹۵)۔

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ نے آسمان سے ابوبکر کا نام ''صدیق'' نازل فرمایا۔

(۱۰)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِﷺ : عُـرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَمَا مَـرَرْتُ بِسَـمَآءٍ اِلَّا وَجَدْتُ فِیْهَا اِسْـمِیْ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ خَلْفِیْ یعنی مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے بھی گزرا، ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ اور اپنے نام کے پیچھے ابوبکر صدیق لکھا ہوا پایا (مسند ابی یعلی: ۶۶۰۰)۔

(۱۱)۔ نبی کریم ﷺ نے معراج کے بعد حضرت جبریل امین علیہ السلام سے فرمایا: میری قوم میری تصدیق نہیں کریگی۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ ابوبکر صدیق آپکی تصدیق کریں گے بَلٰی یُصَدِّقُکَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ (فضائل الصحابہ:۱۱۶)۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: وَ اَجْـمَـعَ الْـمُسْـلِـمُوْنَ عَلٰی تَسْمِیَةِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ صِـدِّیْقاً کَمَا اَجْمَعُوْا عَلٰی تَسْمِیَةِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَسُوْلاً ، وَ اِذَا

Islam The World Religion

ثَبَتَ هٰذَا وَ صَحَّ اَنَّـهُ الصِّدِّيْقُ وَ اَنَّهُ ثَانِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجُزْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ بَعْدَهٗ اَحَـدٌ یعنی ابوبکر صدیق کا نام صدیق ہونے پر تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے جس طرح سیدنا محمد علیہ السلام کے رسول ہونے پر سب کا اجماع ہے، اور جب یہ بات ثابت ہوگئی اور آپ کا صدیق ہونا صحیح ٹھہرا اور آپ کا رسول اللہ ﷺ کا ثانی ہونا صحیح ٹھہرا تو پھر جائز نہیں کہ کوئی حضور کے بعد آپ سے آگے قدم رکھے (تفسیر قرطبی جلد۵ صفحہ۲۶۲)۔

(۱۲)۔ بڑے بڑے صحابہ کرام آپکی ترغیب سے ایمان لائے: سیدنا عثمان غنی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا عثمان بن مظعون، سیدنا ابوعبیدہ بن جراح، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، سیدنا ابوسلمۃ اور سیدنا ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہم (الریاض النضرۃ:۱/۹۱)۔

(۱۳)۔ آپ نے بہت سے غلاموں حضرت بلال، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت ام عمیس وغیرہم کو خرید کر آزاد کیا (الریاض النضرۃ جلد۱ صفحہ۱۳۳)۔

(۱۴)۔ صاحب الرسول ﷺ تو تمام ہی صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں مگر جسکی صحابیت کا انکار کفر ہے وہ فقط ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اسلیے کہ قرآن میں آپ کو صَاحِبِہٖ کہا گیا ہے۔

(۱۵)۔ اگلی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کی تصویر مبارک کیساتھ حضرت ابوبکر کی تصویر بھی اسطرح بنی ہوئی تھی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قدموں کو پکڑا ہوا تھا۔ اہل کتاب کا عقیدہ تھا کہ یہ حضور ﷺ کے بعد آپ ﷺ کا خلیفہ ہے (طبرانی اوسط حدیث:۸۲۳۱، طبرانی کبیر:۱۵۱۸، دلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۲۵۸، ۲۵۹، الوفا صفحہ۵۶، ۵۷، تفسیر ابن کثیر ۲/۳۴۸)۔

(۱۶)۔ آپ رضی اللہ عنہ کی چار پشتیں صحابی ہیں: والد گرامی، خود صدیق اکبر، بیٹا اور پوتا رضی اللہ عنہم (المعجم الکبیر حدیث:۱۱)۔

(۱۷)۔ مردوں میں نبی کریم ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب تھے (بخاری:۳۶۶۲)۔

(۱۸)۔ آپ رضی اللہ عنہ کو تہبند لٹکا کر باندھنے کی اجازت تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا تہبند لمبا رکھا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے تہبند کی ایک سائیڈ لٹکی رہتی ہے، رسول اللہ ﷺ

Islam: The World Religion

نے فرمایا تم تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے (بخاری: ۳۶۶۵)۔

(۱۹)۔ ابوبکر صدیق کو جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا (بخاری حدیث: ۱۸۹۷، ۲۸۴۱، ۳۲۱۶، ۳۶۶۶، مسلم حدیث رقم: ۲۳۷۱، ۲۳۷۲)۔

(۲۰)۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے (مستدرکِ حاکم حدیث: ۴۵۰۰)۔

(۲۱)۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا، پھر جب اپنے خطبے سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو، ابوبکر کھڑے ہو گئے اور خطاب فرمایا اور نبی کریم ﷺ سے مختصر خطاب کیا، پھر جب ابوبکر اپنے خطاب سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو، عمر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی خطاب فرمایا اور نبی کریم ﷺ اور ابوبکر سے مختصر خطاب کیا (مستدرک حاکم حدیث: ۴۵۵۶)۔

فَكَانَ اَوَّلَ خَطِيْبٍ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۳ وعزاہ الی ابن عساکر)

آپ اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلانے والے پہلے خطیب تھے۔

(۲۲)۔ عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِىْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِىْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْلِىْ صَاحِبِىْ (بخاری حدیث: ۳۶۶۱، ۴۶۴۰)۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری مدد کی۔ کیا تم لوگ ایسا نہیں کر سکتے کہ میرے یار کو میرے لیے رہنے دو؟

(۲۳)۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِى مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِىِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّى فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِى عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهُ عَنْهُ

Islam The World Religion

فَقَالَ: أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ[غافر:۲۸] (بخاری حدیث:۳۶۷۸،۳۸۵۶)۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے بڑا ظلم کون سا کیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم نماز پڑھ رہے تھے، عقبہ بن ابی معیط نے آ کر اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر آپ کا شدت سے گلا دبانا شروع کر دیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو دھکا دے کر آپ ﷺ سے دور کیا، پھر یہ آیت پڑھی: کیا تم ایک مردِ خدا کو (معاذ اللہ) اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے حالانکہ یقیناً وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے چمکتی ہوئی نشانیاں لے کر آئے ہیں۔

یہ حدیث دیگر کتب میں تفصیلاً اس طرح مذکور ہے: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ پر مشرکین کی طرف سے سب سے سخت دن کون سا آیا؟ فرمایا: ایک مرتبہ مشرکین مسجدِ حرام میں بیٹھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ ہمارے بتوں کو اسطرح اسطرح کہتے ہیں۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ وہ سب کھڑے ہو کر پوچھنے لگے کہ آپ ہمارے بتوں کے بارے میں اسطرح اسطرح کہتے ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں؟ وہ سارے کے سارے ٹوٹ پڑے۔ ایک آدمی چیختا ہوا ابو بکر کے پاس پہنچا اور کہا: (یا صدیقِ اکبر) اپنے صاحب کو پہنچ۔ ابو بکر فوراً نکل گئے اور انہوں نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں، آپ مسجد میں داخل ہوئے اور کہے جا رہے تھے: تم لوگوں کا برا ہو، کیا تم اس مردِ خدا کو معاذ اللہ قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے پاس رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیا اور ابو بکر پر حملہ کر دیا۔ ابو بکر جب ہمارے پاس واپس آئے تو آپ اپنی زلفوں میں سے جہاں بھی ہاتھ لگاتے تو بال اکھڑ کر ہاتھ میں آ جاتے تھے، اور آپ فرماتے تھے: تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (مسندِ حمیدی: ۳۲۴، نوادر الاصول: ۱۰۷۹، مسندِ ابی یعلیٰ: ۵۲، حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۶۲، ۶۳)۔ اسنادہٗ صحیح

Islam The World Religion

یہی حدیث مستدرک میں سیدنا انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں: قَـالُـوْا : مَـنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : هٰذَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ یعنی لوگوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ دوسروں نے جواب دیا یہ ابوقحافہ کا بیٹا ہے، (محبوب کا) دیوانہ (مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۸۰ صَحِیْحٌ وَافَقَهُ الذَّهبِی)۔

یہ واقعہ صدیقی خصائص سے لبریز ہے، صرف مال ہی نہیں بلکہ جان کی بازی لگا دینے کے علاوہ ایک ایک سطر میں صدیق اکبر کی وفاداریاں اپنی انتہاء کو چھو رہی ہیں۔ مزید دیکھیے:

(۲۴)۔ صدیق اکبر ﷺ نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ بہادر تھے۔ سیدنا علی المرتضٰی ﷺ نے فرمایا: ابوبکر تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہیں فَهٰذَا اَشْجَعُ النَّاس (مجمع الزوائد :۱۴۳۳۳)۔

(۲۵)۔ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے بیٹے عبدالرحمٰن جنگِ بدر اور احد میں کافروں کے ساتھ تھے، انہوں نے مقابلے کے لیے مسلمانوں کو للکارا تو ان کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت ابوبکر صدیق کھڑے ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَتِّعْـنَـا بِنَفْسِکَ یعنی ہمیں اپنی جان سے استفادہ کا موقع دیجیے (الاستیعاب صفحہ ۴۱۱)۔ مَتِّعْنَا بِنَفْسِکَ يَا أَبَا بَكْرٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ (السیرة الحلبیة ۲/٤٠٤)۔

جب حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر مسلمان ہوئے تو عرض کیا ابا جان: جنگِ بدر میں آپ کئی بار میری تلوار کی زد میں آئے مگر میں نے آپ سے درگزر کیا، حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: اگر تم میرے سامنے آ جاتے تو میں کبھی درگزر نہ کرتا (سیرت حلبیہ ۲/۴۰۴)۔

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے والد ابوقحافہ نے نبی کریم ﷺ کی شان میں بے ادبی کی تو آپ نے انہیں تھپڑ مار دیا جس سے وہ گر گئے، نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا مت کرنا، انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا (درمنثور ۶/۲۹۷، سیرت حلبیہ ۲/۴۰۵)۔

(۲۶)۔ ہجرت والی حدیث میں سیدنا صدیق اکبر ﷺ کے کم از کم سات خصائص موجود ہیں: نبی کریم ﷺ نے صدیق اکبر کو اپنے ساتھ ہجرت کے لیے منتخب فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح

Islam: The World Religion

شام صدیق اکبر کے گھر تشریف لے جاتے تھے، ابن دغنہ نے صدیقی شان میں وہی الفاظ بولے جو سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے پہلی وحی کے نزول کے وقت نبی کریم ﷺ کی شان میں بولے تھے، صدیق اکبر نے دنیائے اسلام کی پہلی مسجد مکہ شریف میں اپنے گھر میں بنائی تھی، صدیق اکبر کے قرآن پڑھنے پر کافروں کی عورتیں اور بچے آپ پر پروانہ وار گرتے تھے، صدیق اکبر نے اللہ کے ذمے پر بھروسہ کیا اور ابن دغنہ کا ذمہ واپس کر دیا، صدیق اکبر نے سواری کے لیے دو اونٹنیاں خریدیں اور انہیں خصوصی غذا کھلاتے رہے (بخاری حدیث: ۲۲۹۷، ۳۹۰۵)۔

(۲۶)۔ ہجرت کی رات صدیق اکبر کبھی نبی کریم ﷺ کے آگے چلتے کبھی پیچھے چلتے کبھی دائیں چلتے اور کبھی بائیں چلتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر یہ کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ سامنے سے دشمن کا ڈر لگتا ہے تو آپکے سامنے آجاتا ہوں، جب آپکے پیچھے سے دشمن کا ڈر لگتا ہے تو پیچھے آجاتا ہوں، اسی وجہ سے کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہوتا ہوں تاکہ آپ کو نقصان نہ پہنچے۔ اس رات رسول اللہ ﷺ اپنی انگلیوں کے بل چلتے رہے حتیٰ کہ قدمِ نازک چھل گئے، جب ابوبکر نے یہ دیکھا تو آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور دوڑ پڑے حتیٰ کہ غار تک لے آئے اور اتار دیا (الوفا صفحہ ۲۳۷)۔

(۲۷)۔ ہجرت کے موقع پر کفار نے نبی کریم ﷺ اور صدیق اکبر کو پکڑنے والے کے لیے انعام مقرر کیا (مستدرک حاکم حدیث: ۴۴۸۱)۔

(۲۸)۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ کی سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے الخ۔ پھر جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے بھی بالکل وہی الفاظ دہرائے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائے تھے کہ: إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ الخ (بخاری: ۲۷۳۱)۔

(۲۹)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ہر کسی کے احسانوں (یعنی خدمت) کا بدلہ دے دیا ہے، سوائے ابوبکر کے (ترمذی حدیث: ۳۶۶۱)۔

(۳۰)۔ آپ رضی اللہ عنہ جان اور مال سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سب سے آگے تھے (بخاری

Islam The World Religion

حدیث:۴٦٧)۔

(۳۱)۔ آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی جگہ اپنی جیب سے خریدی (شرح النووی:۲/۲۰۰)۔

(۳۲)۔ صدیق اکبر نے گھر کا سارا سامان رسول اللہ ﷺ پر قربان کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں کسی معاملے میں ابوبکر سے آگے نہیں بڑھ سکتا وَاللّٰہِ لَا اَسْبِقُهُ اِلیٰ شَیءٍ اَبَدًا (ترمذی حدیث:۳٦٧۵،ابوداؤد:۱٦٧۸)۔

اسی موقع پر صدیق اکبر سے نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو آپ نے عرض کیا: اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ یعنی میں ان کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ کر آیا ہوں (ترمذی حدیث:۳٦٧۵،ابوداؤد:۱٦٧۸)۔

صوفیاء فرماتے ہیں کہ یہ سب سے پہلا صوفیانہ جملہ تھا جو صدیق اکبر کی زبان پر آیا۔

(۳۳)۔ نبی کریم ﷺ آپ کے مال میں اس طرح تصرف فرماتے تھے جیسے اپنا ذاتی مال ہو (مصنف عبدالرزاق حدیث:۲۰۳۹٧)۔

(۳۴)۔ بُنِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَرِیْشٌ، فَکَانَ فِیْهِ وَأَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ مَا مَعَهُمَا غَیْرُهُمَا یعنی بدر کی جنگ میں نبی کریم ﷺ کے لیے عرشہ تیار کیا گیا، اسی میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے ،دونوں کے سواء اور کوئی نہیں تھا (دلائل النبوۃ للبیہقی حدیث:۹۴۱)۔

(۳۵)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ بَدْرٍ: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَنْشُدُکَ عَهْدَکَ وَوَعْدَکَ، اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُوْ بَکْرٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُکَ فَخَرَجَ وَهُوَ یَقُوْلُ: سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ [القمر:۴۵] یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ بدر کے دن یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میں تیرے سامنے تیرا میرے ساتھ وعدہ پیش کرتا ہوں۔اے اللہ! اگر تو چاہے (کہ آج مسلمان ناکام ہوں تو پھر آج کے بعد دنیا میں) تیری عبادت نہیں کی جائے گی، پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنا کافی ہے (آپ نے دعا فرمانے میں انتہا کر دی ہے)، پھر نبی کریم ﷺ اپنے خیمہ سے باہر نکلے اور آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے: عنقریب کفار کا

Islam: The World Religion

لشکر شکست کھائے گا اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے (بخاری حدیث: ۳۹۵۳)۔

(۳۶)۔ سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ہم جب بھی کسی بھلائی کی طرف بڑھے ابوبکر ہم سے آگے نکل گیا (المعجم الاوسط للطبرانی: ۷۱۶۸، مجمع الزوائد: ۱۴۳۳۲)۔

اس حدیث میں صدیقی خصائص کا سمندر موجود ہے۔

(۳۷)۔ فتح مکہ کے موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق ﷛ اپنے والدِ گرامی سیدنا ابو قحافہ ﷛ کو اسلام قبول کرانے کیلئے لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خود انکے پاس جانے کا موقع دیا ہوتا، صدیق اکبر نے عرض کیا: یہ انکی ذمہ داری تھی کہ آپکے پاس آتے، فرمایا: ہمیں انکا لحاظ ہے انکے بیٹے کے احسانوں (خدمات) کیوجہ سے (مجمع الزوائد: ۱۴۳۳۹)۔

(۳۸)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ اَنْ يُّخَطَّئَ اَبُوْ بَكْرٍ یعنی اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے کہ ابوبکر سے کوئی غلطی ہو (المعجم الاوسط للطبرانی کمافی مجمع الزوائد حدیث: ۱۴۳۲۸، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۰)۔

(۳۹)۔ لَوْوُزِنَ اِيْمَانُ اَبِىْ بَكْرٍ بِاِيْمَانِ الْعَالَمِيْنَ لَرَجَحَ یعنی اگر ابوبکر کا ایمان تمام جہانوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابوبکر کا ایمان بھاری ہے (ابن عدی حدیث: ۱۰۱۲، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ، وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ حديث: ۳۶ مَوْقُوْفاً عَلٰى عُمَرَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، فضائل الصحابہ حدیث: ۶۵۳ بِسَنَدٍ آخر)۔

اس ایک حدیث میں صدیقی خصائص کی انتہاء کر دی گئی ہے۔

(۴۰)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَمْشِىْ بَيْنَ يَدَىْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ تَمْشِىْ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمْ تَطْلَعِ الشَّمْسُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ (فضائل الصحابہ حدیث: ۱۳۷، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث: ۷۳۰۶، مجمع الزوائد حدیث: ۱۴۳۱۳)۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو درداء ﷛ کو صدیق اکبر ﷛ کے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا تم اس شخص کے آگے کیوں چل رہے ہو

Islam: The World Religion

جس سے بہتر شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوا۔

(۴۱)۔ بکر بن عبداللہ مزنی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَمْ یَفْضُلِ النَّاسَ بِاَنَّہٗ کَانَ اَکْثَرَھُمْ صَلَاۃً وَصَوْماً ، اِنَّمَا فَضَلَھُمْ بِشَیْءٍ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ یعنی ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے لوگوں سے آگے نہیں نکلے بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکلے ہیں جو ان کے سینے میں ہے(فضائل الصحابة : ١١٨، نوادر الاصول:١٢٦٩)۔ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ

(۴۲)۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس امت میں سے اس امت پر سب سے زیادہ مہربان تھے (ترمذی حدیث:۳۷۹۰)۔

(۴۳)۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو آپ کی منقبت پڑھنے کا حکم دیا، فرمایا: قُلْ حَتّٰی اَسْمَعَ یعنی سنا میں سننا چاہتا ہوں (مستدرک حاکم:۴۴۶۸)۔

(۴۴)۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب عروہ بن مسعود نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ: آپ کے ساتھی آپ کو چھوڑ جائیں گے، تو سیدنا صدیق اکبر نے اس سے فرمایا: اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ، اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْہُ وَنَدَعُہٗ یعنی اپنے بُت لات کا حسبِ عادت جا کر پیشاب پی، کیا ہم آپ ﷺ سے بھاگیں گے اور آپ ﷺ کو چھوڑ دیں گے؟ (بخاری:۲۷۳۱)۔

(۴۵)۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَرَضِہٖ: اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ ، وَ اَخَاکِ ، حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَاباً ، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰی ، وَیَاْبَی اللّٰہُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ (مسلم حدیث:۶۱۸۱)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

امام احمد نے یہ الفاظ بھی روایت فرمائے ہیں کہ: مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ یَّخْتَلِفَ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ یعنی اللہ کی پناہ کہ مومنین ابوبکر پر اختلاف کریں (فضائل صحابہ:۲۲۷)۔

IslamThe World Religion

اس حدیث میں کئی خصائص ہیں جن کی قوتِ الفاظ دنیائے اسلام پر بھاری ہے۔

(۴۶)۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد انکے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی (بخاری حدیث: ۶۷۸، مسلم ۹۴۸)۔

(۴۷)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا امامت کرائے (ترمذی حدیث: ۳۶۷۳)۔

(۴۸)۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں سترہ نمازیں پڑھائیں (فتح الباری ۲/۱۹۳)۔

(۴۹)۔ قرآن میں آپکو سب سے بڑا متقی کہا گیا ہے وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی (الیل: ۱۶)۔

اس آیت سے صدیقِ اکبر کا افضل، اَعرف اور اَعلم ہونا ثابت ہے۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جب صدیقِ اکبر اس امت کے سب سے بڑے متقی ہیں تو لازم ہوا کہ آپ ہی اللہ کے سب سے بڑے عارف ہوں (الزلال الاتقی صفحہ ۶۸)۔

(۵۰)۔ آپ خوابوں کی تعبیر کے سب سے بڑے ماہر تھے (الریاض النضرۃ ۱/۵۹)۔

(۵۱)۔ آپ علم الانساب کے سب سے بڑے ماہر تھے (مسلم حدیث: ۶۳۹۵)۔

(۵۲)۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت کو حکم دیا کہ ابوبکر سے اپنی نعتیں درست کروائیں (مسلم حدیث: ۶۳۹۵)۔

(۵۳)۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن جمع فرمایا (بخاری حدیث: ۴۹۸۶)۔

(۵۴)۔ نبی کریم ﷺ نے جس تکلیف میں وصال فرمایا اسی دوران اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے ہوئے نکلے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے، اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكَىٰ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ فِي

Islam: The World Religion

نَفْسِي مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنْ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ (بخاری حدیث:۴۶۶، ۴۶۷، مسلم حدیث:۶۱۷۰)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا کے درمیان اور جو اللہ کے پاس ہے اسکے درمیان اختیار دیا پس اس بندے نے اس کو اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس ہے، سو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے تو حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا: اس بزرگ کو کیا چیز رلا رہی ہے، اگر اللہ نے ایک بندے کو دنیا کے درمیان اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اس کو اختیار کر لیا ہے جو اللہ کے پاس ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم والے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تم مت رو، بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال سے میری خدمت کرنے والا ابو بکر ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو میں ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کے اعتبار سے بھائی ہونے کا رشتہ اور دوستی اپنی جگہ قائم ہے، مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہیں رکھا جائے گا مگر اس کو بند کر دیا جائے گا سوائے ابو بکر کے دروازہ کے۔

اس حدیث میں صدیقِ اکبر کے کئی خصائص مذکور ہیں۔ اس حدیث کے پیشِ نظر اور امامت والی حدیث کے پیش نظر علماء نے پوری امت کا اجماع بیان کیا ہے کہ آپ تمام صحابہ میں سب سے بڑے عالم ہیں (ابنِ بطال:۲/ ۱۱۵، فتح الباری لابنِ رجب:۴/ ۱۱۷، الابانہ عن اصول الدیانہ از امام ابوالحسن اشعری صفحہ ۱۰۵، منہاج السنۃ:۴/ ۲۱۱، فتاویٰ شامی:۵/۵۵۲)۔

یہی ہے وہ خطبہ جو نبی کریم ﷺ کا آخری خطبہ ہے، جو حجۃ الوداع کے تین ماہ بعد مسجدِ نبوی میں دیا گیا، آخری یادگار خطبے کے طور پر محبت والوں کے لیے زبانی یاد کرنے کے قابل ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (اپنے زمانے میں) تمام

Islam: The World Religion

انسانوں سے بڑے عالم تھے اِنَّهٗ كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ (مسندِ احمد:۲۴۴۳۴)۔

(۵۵)۔ آپ نے محبوب کریم ﷺ کے وصال کے وقت سب سے زیادہ جرأت اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے جب قرآن شریف کی آیت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حیرانی دور ہوگئی اور سب کو یقین آ گیا کہ حبیبِ کریم ﷺ وصال فرما چکے ہیں۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایسے لگتا تھا جیسے لوگ اس آیت کا مفہوم آج تک نہیں سمجھ سکے تھے۔ جب لوگ وہاں سے رخصت ہوئے تو ہر ایک کی زبان پر یہی آیت تھی وَاللّٰهِ، لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهَا حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ الخ (بخاری:۱۲۴۱،۱۲۴۲)۔

(۵۶)۔ صحابۂ کرام میں اختلاف ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو کہاں دفن کیا جائے، اس بارے میں کسی کے پاس کوئی علم نہیں تھا، مگر صدیقِ اکبر نے بتایا کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی جہاں وفات پاتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں (قرطبی جلد۴ صفحہ ۲۲۰، ابنِ ماجہ حدیث:۱۶۲۸)۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ: وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ اَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ، كَمَا رَجَعَ اِلَيْهِ الصَّحَابَةُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ يَبْرُزُ عَلَيْهِمْ بِنَقْلِ سُنَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَحْفَظُهَا هُوَ وَيَسْتَحْضِرُهَا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا لَيْسَتْ عِنْدَهُمْ یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ میں سب سے زیادہ سنت کے عالم تھے، جیسا کہ صحابہ نے ایک سے زیادہ مرتبہ آپکی طرف رجوع کیا اور آپ ضرورت کے وقت نبی کریم ﷺ کی حدیث لے کر سامنے آئے، جو انہیں حفظ تھی اور دماغ میں حاضر تھی، اور وہ باقی صحابہ کے پاس نہیں تھی (تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۵)۔

(۵۷)۔ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا کہ اگر آئندہ آؤ اور مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر سے مل لینا (بخاری حدیث:۷۲۲۰، مسلم حدیث:۶۱۷۹)۔

(۵۸)۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کے لوگوں سے کئے ہوئے وعدے پورے کیے: مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَيْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا (بخاری:۳۱۳۷)۔

(۵۹)۔ مرتدین اور منکرینِ ختمِ نبوت کا مقابلہ کیا (بخاری:۱۳۹۹،۱۴۰۰)۔

Islam The World Religion

(۶۰)۔ سید المرسلین ﷺ کے وصال شریف کے بعد مرتدین نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو سیدنا صدیق اکبر ؓ نے فرمایا: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ یعنی جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق سمجھا اللہ کی قسم میں اس کے خلاف جنگ کروں گا۔ باقی صحابہ کرام علیہم الرضوان اس بات کو سمجھ نہ سکے۔ پھر بحث مباحثے کے بعد ان پر واضح ہو گیا کہ صدیق اکبر حق پر ہیں۔ لہٰذا سب نے صدیق اکبر کی بات کی طرف رجوع فرمایا۔ قَالَ عُمَرُ ؓ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ ؓ، فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ (بخاری حدیث: ۱۳۹۹، مسلم حدیث: ۱۲۴)۔

(۶۱)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ ناپسند کرتا ہے کہ ابوبکر سے خطا ہو (مجمع الزوائد: ۱۴۳۲۸)۔

(۶۲)۔ نبی کریم ﷺ کی وفات، صدیق اکبر ؓ کی وفات کا سبب بنی، آپ کا جسم گھٹتا گیا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِیْ حَتّٰى مَاتَ (مستدرک حاکم حدیث: ۴۴۶۵)، اسی دوران غار والے سانپ کا زہر بھی عود کر آیا ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ (مشکوٰۃ حدیث: ۶۰۳۴)۔

(۶۳)۔ قرآن وسنت میں سب سے زیادہ تفضیل کے صیغے آپ کے لیے استعمال ہوئے ہیں مثلاً: اَعْظَمُ دَرَجَةً (الحدید: ۱۰)، اَلْاَتْقٰى (الیل: ۱۷)، اَفْضَلُ الْاُمَّةِ (ابوداؤد: ۴۶۲۸)، خَيْرُ الصَّحَابَةِ (بخاری: ۳۶۶۸)، اَعْلَمُ (بخاری: ۴۶۶)، اَرْحَمُ (ترمذی: ۳۷۹۰)، اَمَنُّ النَّاسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (بخاری: ۴۶۶)، اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ (مستدرک حاکم: ۴۴۷۸)، اَشْجَعُ (مجمع الزوائد: ۱۴۳۳۳)۔ ان میں سے ہر صیغہ آپ کی خصوصیت ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یعنی حضرت عمر بن الخطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ابوبکر ہمارے آقا وسردار تھے اور ہم سب سے بہتر تھے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو پیارے تھے (بخاری حدیث: ۳۶۶۸، ترمذی حدیث: ۳۶۵۶، مستدرک حدیث: ۴۴۷۷)۔

سیدنا فاروق اعظم ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اپنی گردن کٹوا دینا منظور ہے مگر میں اس قوم کا امیر نہیں بن سکتا جس میں ابوبکر موجود ہو (بخاری: ۶۸۳۰)۔

Islam: The World Religion

سیدنا فاروقِ اعظم ﷺ نے سیدنا صدیقِ اکبر کے سر پہ بوسہ دیا اور فرمایا: اَنَا فِدَاءُ کَ ، وَلَوْلَا اَنْتَ لَھَلَکْنَا یعنی میں قربان جاؤں، اگر آپ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے (الریاض النضرۃ جلد ا صفحہ ۱۴۸)۔

سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ سے منقول سب سے زیادہ مناقب وخصائص آپ ہی کے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ، لَوْلَا اَنَّ اَبَابَکْرٍ اُسْتُخْلِفَ مَا عُبِدَ اللّٰہُ یعنی اللہ کی قسم جس کے سواء کوئی معبود نہیں، اگر ابو بکر خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی (الریاض النصرۃ جلد ا صفحہ ۱۴۸)۔

ابھی ہم نے صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے اکٹھے خصائص کا ذکر نہیں کیا جن میں اس امت کا کوئی تیسرا فرد شامل نہیں۔ خلفاء ثلاثہ کے خصائص جن میں کوئی چوتھا شامل نہیں ،اور خلفاء اربعہ کے خصائص جن میں کوئی پانچواں شامل نہیں، مگر ابو بکر صدیق ہر جگہ شامل ہیں۔ اگر مناقب شمار کرتے وقت اس نکتے کو ذہن میں رکھیں گے تو انشاء اللہ چشم تحقیق روشن ہو جائیگی۔

اے عزیز! خصائص صدیق نمبر دیکر لکھتے ہوئے نمبروں کو سنبھالنا مشکل ہو گیا، صرف بخاری شریف میں ہی آپ کے'' خصائص'' کی تعداد بیس (۲۰) سے زیادہ ہے ، یہ تو صرف خصائص کی بات ہے جبکہ سیدنا صدیقِ اکبر کے مناقب گننے سے علماء عاجز آ چکے ہیں۔

امام نووی رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کَمْ لِلصِّدِّیْقِ مِنْ مَوَاقِفَ وَاٰثَرٍ وَمَنْ یُّحْصِیْ مَنَاقِبَہٗ وَیُحِیْطُ بِفَضَائِلِہٖ غَیْرُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یعنی صدیق کے کتنے ہی مراتب ہیں اور آپ نے کتنی ہی یادیں چھوڑی ہیں، ان کے مناقب کا شمار اور فضائل کا احاطہ اللہ عز وجل کے سواء کون کر سکتا ہے؟ (تہذیب الاسماء واللغات جلد ۲ صفحہ ۴۷)۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

کتاب اسنی المطالب میں شانِ صدیقِ اکبر

امام شمس الدین محمد بن الجزری رحمہ اللہ متوفی ۸۳۳ھ نے خوارج کا مقابلہ کرنے کے لیے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مناقب پر کتاب اسنی المطالب فی مناقبِ علی بن ابی طالب تحریر فرمائی، اللہ کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ لیکن اسی کتاب میں شان صدیقِ اکبر اور افضلیت ِ صدیقِ اکبر پر بھی اس قدر احادیث لے آئے کہ حیران کر دیا، تاکہ کوئی شخص مناقبِ مرتضیٰ کریم کی آڑ میں غلط فائدہ نہ اٹھائے اور افضلیتِ شیخین کے انکار کا دروازہ نہ کھلے۔

امام جزری نے اسنی المطالب میں پچانوے (۹۵) احادیث اور اقوال بیان فرمائے ہیں، لیکن کسی صاحب نے اس کی اردو شرح کے بہانے 95 میں سے صرف "45" احادیث و اقوال کی شرح کی ہے جس میں پوری امت اور خود امام جزری کے عقیدے سے بھی اختلاف کیا ہے۔ ہم نے اصل کتاب اسنی المطالب دیکھی تو واضح ہوا کہ ان (۴۵) احادیث و اقوال کے اندر بھی اور ان سے آگے مزید افضلیتِ صدیقِ اکبر اور ردِ باطل پر واضح احادیث آ رہی تھیں۔ کتاب اسنی المطالب میں ردِ باطل پر احادیث اور شانِ صدیقِ اکبر پر احادیث ملاحظہ کریں:

(۱)۔ امام جزری بخاری شریف کے حوالے سے حدیث لکھتے ہیں: اَمَرَ فِیْ مَرَضِ مَوتِہٖ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ یعنی نبی کریم ﷺ نے وفات شریف کی تکلیف میں تمام دروازے بند کر دینے کا حکم دیا سوائے ابوبکر کے دروازے کے (اسنی المطالب حدیث نمبر ۲۰)۔

کتاب کے مؤلف امام جزری خود اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حکم صدیقی خلافت اور امامت کے پیشِ نظر تھا (اسنی المطالب صفحہ ۲۴)۔

(۲)۔ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اسنی المطالب صفحہ ۳۶ پر عنوان باندھا ہے کہ:

مُبَایَعَۃُ عَلِیٍّ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ

یعنی سیدنا علی کا سیدنا ابوبکر و عمر کی بیعت کرنا

اس عنوان کے تحت حدیث لکھتے ہیں کہ: مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ یعنی ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے (اسنی المطالب حدیث: ۳۹)۔

Islam The World Religion

اسی مقام پر سیدنا مرتضی کریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے خوب غور کیا، پس جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا ہم نے اسے اپنی دنیا کے لیے بھی پسند کر لیا (اسنی المطالب حدیث نمبر ۳۹)۔

(۴)۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ يُصِيبُ ذَنْباً فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ یعنی جب بھی کوئی بندہ گناہ کر بیٹھے تو وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اسے ضرور بخش دے گا (اسنی المطالب حدیث نمبر ۴۸)۔

اس حدیث میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سند نبی کریم ﷺ تک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے پہنچ رہی ہے اور اس میں یہی شان صدیق اکبر واضح کی گئی ہے۔

امام جزری لکھتے ہیں کہ: میری سند سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تک جاتی ہے، وہ نبی کریم ﷺ، پھر ابو بکر، پھر عمر، پھر عثمان اور پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہے، یہ سند سب سے اعلیٰ اور مضبوط ہے (اسنی المطالب صفحہ ۸۳)۔

(۵)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کے لیے اللہ سے دعا کر رہے تھے اور آپ کو اپنی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک آدمی میرے پیچھے تھا جس نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی ہوئی تھی، وہ کہہ رہا تھا: اللہ تجھ پر رحمت فرمائے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے تیرے دونوں یاروں سے ملا دے گا، میں رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں اور ابوبکر اور عمر نے ایسا کیا، میں اور ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے ان دونوں سے ملا دے گا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابی طالب تھے (اسنی المطالب حدیث نمبر ۶۵)۔

(۶)۔ امام جزری صفحہ ۶۴ پر عنوان قائم کرتے ہیں:

اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

پھر حدیث لکھتے ہیں: **يَا عَلِيُّ هٰذَانِ سَيِّدَا النَّاسِ لِكُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا**

Islam The World Religion

بَعْدَ النَّبِيّٖنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ یعنی اے علی ابوبکراور عمر دونوں نبیوں اور رسولوں کے بعد تمام انسانوں کے سردار ہیں اہلِ جنت کے بوڑھے ہوں یا جوان ہوں (اسنی المطالب حدیث:۶۹)۔

اس حدیث میں سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو نبیوں کے بعد پوری انسانیت کے سردار سَیِّدَا النَّاس قرار دیا گیا ہے، جنتی بوڑھوں کے سرداراور پھر جنتی نوجوانوں کے بھی سردار کہا گیا ہے، اور حاشیے میں طارق طنطاوی کہتے ہیں کہ حدیث صحیح ہے۔

(۷)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی انہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام سے نکل چکے ہوں گے (اسنی المطالب حدیث نمبر:۷۰)۔

ایک حدیث اس طرح بھی ہے کہ: یَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَیْتِ یعنی یہ لوگ اہل بیت کی محبت کا بہانہ کریں گے (طبرانی کبیر حدیث نمبر۱۲۸۲۲)۔

(۸)۔ امام جزری نے صفحہ۲۷ پر باقاعدہ عنوان قائم کردیا کہ:

اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

یعنی موزوں پرمسح

یہاں حدیث لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسافر تین دن اور تین راتیں، مقیم ایک دن اور ایک رات مسح کرے (اسنی المطالب حدیث نمبر۸۱)۔

اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد اس قاعدے کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ: اہل سنت کی علامت یہ ہے کہ ابوبکر وعمر کو افضل جانو، عثمان اور علی سے محبت کرواور موزوں پر مسح جائز سمجھو (شرح عقائد نسفی صفحہ۱۵۰، تکمیل الایمان صفحہ۷۸، فتاویٰ رضویہ جلد۹ صفحہ۶۱)۔

(۹)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کے چار کونے ہیں، ایک ابوبکر کے ہاتھ میں ہوگا، دوسرا عمر کے ہاتھ میں، تیسرا عثمان کے ہاتھ میں اور چوتھا علی کے ہاتھ میں۔ جو ابوبکر سے محبت کرتا ہوگا اور عمر سے بغض رکھتا ہوگا ابوبکر اسے نہیں پلائے گا، جو عمر سے محبت رکھتا ہوگا اور ابوبکر سے بغض رکھتا ہوگا عمر اسے نہیں پلائے گا۔ جو عثمان سے محبت کرتا ہوگا اور علی سے بغض رکھتا ہوگا عثمان اسے نہیں پلائے گا۔ جو علی سے محبت کرتا ہوگا اور عثمان سے بغض رکھتا ہوگا علی اسے نہیں پلائے گا۔ اور جس نے ابوبکر

Islam The World Religion

کے بارے میں اچھی بات کی اس نے دین کو قائم کیا، جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کی اس نے حق واضح کیا، جس نے عثمان کے بارے میں اچھی بات کی وہ اللہ کے نور سے چمک اٹھا، جس نے علی کے بارے میں اچھی بات کی اس نے مضبوط رسی کو پکڑا جو ٹوٹ نہیں سکتی، جس نے میرے سارے صحابہ کے بارے میں اچھی بات کی وہ مومن ہے (اسنی المطالب صفحہ ۸۸)۔

اس حدیث کو ذرا غور سے پڑھیں، اس میں چار یارِ مصطفیٰ کا ذکر موجود ہے، شیخین کی جوڑی الگ اور ختنین کی جوڑی الگ بیان ہوئی ہے، پھر تمام صحابہ کا ذکر بھی موجود ہے۔

(۱۱)۔ امام جزری علیہ الرحمہ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت میں افراط وتفریط کرنے والوں کے بارے میں بھی حدیث بیان کردی کہ: اے علی آپ کی مثال عیسیٰ جیسی ہے۔ ان سے یہودیوں نے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی ماں پر الزام لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے محبت کی اور ان کو اس مقام پر مانا جس کے وہ حق دار نہیں تھے۔ پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے۔ حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو میری شان اس طرح بڑھا چڑھا کر بیان کرے گا جس کا میں حق دار نہیں ہوں اور مجھ سے بغض رکھنے والا جسے میرا بغض مجبور کرے گا کہ مجھ پر الزام لگائے (اسنی المطالب حدیث نمبر ۲۸)۔

محبت میں یہی زیادتی بگاڑ پیدا کرتی ہے اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے دیگر مقامات پر بھی منع فرمایا ہے، فرمایا: **اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا وَ کُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ** یعنی اے اللہ ہم سے بغض رکھنے والے ہر شخص پر لعنت بھیج اور ہم سے محبت میں غلو کرنے والے پر بھی لعنت بھیج (ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۵۰۷)۔ اسی محبت کا بہانہ کرنے والوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **یَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَھْلِ الْبَیْتِ** (طبرانی کبیر حدیث نمبر ۱۲۸۲۲)۔ ایسی محبت کو علماء نے بدعت اور فسق لکھا ہے۔ علامہ ابو شکور سالمی رحمت اللہ علیہ **اَلْقَوْلُ فِی الرَّافِضَةِ** کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں: **مِنْھُمْ مَنْ قَالَ بِاَنَّ عَلِیًّا کَانَ اَعْلَمَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَمِنْھُمْ مَنْ قَالَ بِاَنَّ حُبَّ عَلِیٍّ وَاَھْلِ الْبَیْتِ اَوْلٰی وَاَحَقُّ، وَھٰذَا کُلُّهٗ بِدْعَةٌ وَفِسْقٌ** یعنی ان میں سے بعض نے کہا کہ علی زیادہ علم والے ہیں ابو بکر، عمر اور عثمان سے، ان میں سے بعض نے کہا کہ علی اور اہل بیت

Islam The World Religion

محبت کے زیادہ حقدار ہیں، یہ سب نظریات بدعت اور فسق ہیں (التمہید ابوشکور سالمی صفحہ ۱۸۲)، زائد محبت والے کو سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ کوڑے مارتے تھے (حلیۃ الاولیاء ۶/۴۹۲)۔ یہ صرف زائد محبت کی سزا ہے جبکہ اَسی (۸۰) کوڑوں والا فرمان الگ ہے۔

واضح ہوا کہ محبت کا شریعت کے تابع ہونا ضروری ہے، نہ کہ ذاتی جذبات کے تابع۔ حدیث شریف میں ہے کہ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُونَ هَوَاهُ تَبْعاً لِّمَا جِئْتُ بِہٖ یعنی تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسکی خواہشات میری شریعت کے تابع نہ ہوں (شرح السنۃ للبغوی: ۱۰۴)۔ مزید وضاحت دیکھیے:

(۱۱)۔ کتاب کے آخر میں صفحہ ۸۹ پر امام جزری یہ عنوان قائم کرتے ہیں کہ:

مَنْ اَحَبَّ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّ عَلِيًّا

یعنی جس نے ابوبکر اور عمر سے محبت کی اسی نے علی سے محبت کی

اس سرخی نے اسنی المطالب کی ہر حدیث کے ساتھ ابو بکر و عمر کو شامل کر دیا، اور بتا دیا کہ جہاں حبِ سیدنا علی کریم کی بات ہوگی وہاں شیخین کریمین پہلے ہوں گے۔ اس عنوان کے تحت چار اشعار بھی لکھے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ امام جزری رحمہ اللہ نے انہی شعروں پر کتاب ختم کر دی ہے، وہ اشعار یہ ہیں:

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَ آيَاتِهٖ شَهَادَةً اَرْجُو بِهَا عِتْقِي
اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَ مَنْ بَعْدَهٗ ثَلَاثَةٌ اَئِمَّةُ الصِّدْقِ
اَرْبَعَةٌ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ هُمْ بِغَيْرِ شَكٍّ اَفْضَلُ الْخَلْقِ
مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَذْهَبُهٗ هٰكَذَا فَاِنَّهٗ زَاغَ عَنِ الْحَقِّ

ترجمہ: میں اللہ کی اور اسکی آیات کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں، ایسی گواہی جس سے مجھے اپنے جہنم سے چھٹکارے کی امید ہے، کہ ابو بکر اور اسکے بعد والے تینوں سچے امام ہیں۔ یہ چاروں نبیوں کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں، جسکا یہ مذہب نہ ہو وہ حق سے ہٹا ہوا شخص ہے (اسنی المطالب آخری صفحہ)۔

Islam The World Religion

شانِ صدیق سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی زبانی

(۱)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اب یہ نہ کہیں کہ عثمان، میں نے عرض کیا پھر آپ ہوں گے، فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں (بخاری: ۳۶۷۱، ابوداود: ۴۶۲۹)۔

(۲)۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اسْتَبَقْنَا اِلٰى خَيْرٍ قَطُّ اِلَّا سَبَقَنَا اِلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہم جب بھی کسی بھلائی کی طرف بڑھے ہیں ابوبکر ہم سے سبقت لے گیا ہے (مجمع الزوائد حدیث: ۱۴۳۳۲)۔

(۳)۔ عَنْ عَلِيٍّ وَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّا نَرىٰ اَبَابَكْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهٖ وَ كِبَرِهٖ وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ یعنی حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ صاحبِ غار اور ثانی اثنین تھے۔ اور ہم آپکے شرف اور عظمت کو جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی موجودگی میں انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا (مستدرک حدیث: ۴۴۷۸)۔

(۴)۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے بتاؤ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ، فرمایا: میں نے ہمیشہ اپنے برابر والے کو للکارا ہے، مجھے بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے، آپ بتائیے کون بہادر ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ جب بدر کا دن آیا تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک عرشہ تیار کیا، ہم نے کہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپ کی طرف بڑھنے کی ہمت نہ کرے؟

Islam The World Religion

تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی قریب نہ گیا سوائے ابوبکر کے جو رسول اللہ ﷺ کے سر پہ تلوار لہرائے پہرہ دے رہا تھا، جب بھی کوئی دشمن آپ ﷺ کی طرف بڑھتا تو ابوبکر اسے آڑے ہاتھوں لیتے ،تو یہی ہے تمام لوگوں سے زیادہ بہادر فَهٰذَا اَشْجَعُ النَّاسِ۔

پھر سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ قریش آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ کیا آپ ہی ہمارے خداؤں کی بجائے ایک خدا کی بات کرتے ہیں؟ تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی آپ ﷺ کے قریب نہ گیا سوائے ابوبکر کے۔ ابوبکر کسی کو مار رہے تھے، کسی کو گھسیٹ رہے تھے اور کسی کو دھکے دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تم لوگوں کا برا ہو، کیا تم اُس مردِ خدا کو (معاذ اللہ) قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ پھر سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے اپنے اوپر والی چادر اٹھائی اور اتنا روئے کہ داڑھی مبارک تر ہوگئی، پھر فرمایا: لوگو! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ: کیا آلِ فرعون کا مومن افضل ہے یا ابوبکر؟ لوگ خاموش ہوگئے، فرمایا: مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ اللہ کی قسم ابوبکر کا ایک لمحہ آلِ فرعون کے مومن جیسوں سے افضل ہے، اُس نے تو اپنا ایمان چھپایا تھا مگر یہ وہ مرد ہے جس نے اپنے ایمان کا اعلان کیا تھا (مجمع الزوائد:۱۴۳۳۳)۔

(۵)۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے میرے مرتبے اور ابوبکر کے مرتبے کو خوب سمجھ کر فیصلہ دیا اور فرمایا: ابوبکر کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ آپ نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم نہیں دیا، لہٰذا رسول اللہ ﷺ جس شخص کو ہمارا دینی پیشوا بنانے پر راضی ہیں ہم اسے اپنا دنیاوی پیشوا بنانے پر کیوں نہ راضی ہوں (اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب ؓ حدیث:۴۳، الریاض النضرۃ جلد۱صفحہ۸۱)۔

(۶)۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا: اللہ نے ابوبکر کو ہم سب سے بہتر جانا اور اسے ہم پر ولایت دے دی (مستدرکِ حاکم حدیث:۴۷۵۶)۔

(۷)۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم، اللہ نے آسمان سے ابوبکر کا نام ''صدیق'' نازل فرمایا (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث:۱۴، مجمع الزوائد حدیث:۱۴۲۹۵)۔

(۸)۔ سیدنا علی ؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ابوبکر سے

Islam The World Religion

بہتر شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (الریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۱۳۶)۔

(۹)۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْبَكْرٍ وَ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ عُمَرُ یعنی حضرت علی شیر خدا ؓ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر کے بعد سب سے افضل عمر ہیں (ابن ابی شیبہ: جلد ۸ صفحہ ۵۷۴، مسند احمد: ۸۳۶، ابن ماجہ: ۱۰۶، السنۃ لعبد اللہ ابن احمد: ۱۲۹۸، السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۳۴)۔

(۱۰)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنِّىْ لَوَاقِفٌ فِىْ قَوْمٍ ، فَدَعَوا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِىْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِىْ يَقُوْلُ : يَرْحَمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، لِأَنِّىْ كَثِيْراً مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : كُنْتُ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ ، وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ ، فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ (مسلم حدیث: ۶۱۸۷، بخاری حدیث: ۳۶۷۷، ۳۶۸۵، ابن ماجۃ حدیث: ۹۸، شرح السنۃ حدیث: ۳۸۹۰)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کیلیے اللہ سے دعا کررہے تھے اور آپ کو اپنی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک آدمی میرے پیچھے تھا جس نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی ہوئی تھی، وہ کہہ رہا تھا: اللہ تجھ پر رحمت فرمائے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے تیرے دونوں یاروں سے ملادے گا، میں رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں اور ابوبکر اور عمر نے ایسا کیا، میں اور ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے ان دونوں سے ملادے گا۔ میں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابی طالب تھے۔

(۱۱)۔ سیدنا امام زین العابدین ؓ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب کون تھا؟ آپ نے فرمایا: وہی لوگ قریب تھے جو کہ آج بھی قریب ہیں اور آپ کے پہلو میں آرام فرمارہے ہیں (مسند احمد حدیث: ۱۶۷۱۴، فضائل الصحابۃ للدارقطنی حدیث: ۳۵)۔

(۱۲)۔ سیدنا علی ؓ فرماتے ہیں: لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِىْ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِىِّ یعنی میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی

Islam The World Religion

سزا کے طور پر اسی کوڑے ماروں گا (فضائل الصحابہ لاحمد: ۴۹، ۳۸۷، المؤتلف والمختلف ۳/ ۹۲)۔

(۱۳)۔ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ضَرَبَ عَلْقَمَةُ هٰذَا الْمِنْبَرَ فَقَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ عَلىٰ هٰذَا الْمِنبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَن يَّذْكُرَ ثُمَّ قَالَ : اَلَا اَنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّ قَوْماً يُفَضِّلُوْنِي عَلىٰ اَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي ذَالِكَ لَعَاقَبْتُ فِيْهِ وَلٰكِنْ اَكْرَهُ الْعُقُوْبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ، مَنْ قَالَ شَيْئاً مِنْ ذَالِكَ فَهُوَ مُفْتَرٍ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِيْ ، خَيْرُ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ اِحْدَاثاً يَقْضِي اللّٰهُ فِيْهَا (السنة لعبد اللہ حدیث: ۱۳۲۲، السنة لابن ابی عاصم حدیث: ۱۰۲۷)۔

ترجمہ: حضرت علقمہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے منبر پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ہمیں علی (رضی اللہ عنہ) نے اس منبر پر بیٹھ کر خطاب فرمایا، آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر اللہ کو جس قدر منظور تھا بیان فرمایا، پھر فرمایا: خبردار! مجھے اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر اور عمر پر فضیلت دیتے ہیں، اگر میں نے اسکے بارے میں پہلے سزا کا اعلان کر دیا ہوتا تو میں اُن لوگوں کو سزا دیتا، لیکن میں اعلان سے پہلے سزا کو ناپسند کرتا ہوں، جس نے آئندہ ایسا کہا وہ بہتان باندھنے والا ہوگا اور اسے بہتان باندھنے والے مفتری والی سزا ملے گی، رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر ان لوگوں کے بعد ہم میں نئے نئے واقعات ہوئے جن کا فیصلہ اللہ فرمائے گا۔

(۱۴)۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ: ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے آپ سے بہتر کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا: کیا تم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا: اگر تم کہتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے تو میں تمہیں قتل کر دیتا، اور اگر تم کہتے کہ میں نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا ہے تو میں تمہیں کوڑے مارتا لَوْ اَخْبَرْتَنِي اَنَّكَ رَأَيْتَ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَاَوْجَعْتُكَ عُقُوْبَةً (کتاب الآثار لابی یوسف حدیث: ۹۲۴)۔

(۱۵)۔ حضرت ابراہیم نخعی تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی نے کہا: مجھے ابوبکر اور عمر کی نسبت علی سے زیادہ محبت ہے، آپ نے فرمایا: ایسی باتیں کرنی ہیں تو ہماری مجلس میں مت بیٹھ، اگر تمہاری بات سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سن لی تو وہ تمہاری پشت پر کوڑے ماریں گے لَا

Islam The World Religion

تُجَالِسُنَا بِمِثْلِ هٰذَا الْكَلَام ، اَمَّا لَوْ سَمِعَکَ عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لَاَوْجَعَ ظَهْرَکَ (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم جلد ۶ صفحہ ۲۹۴)۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت علی المرتضٰی ﷺ کے اتنے خطبات اور فیصلے ابوبکر وعمر کی مدح وثناء میں منقول ہیں کہ ان پر اطلاع پانے کے بعد کسی باغی کے پاس بھی دم مارنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ اگر علماءِ اہلِ سنت ابوبکر وعمر کی افضلیت بلکہ اسکی قطعیت پر استدلال کرنے کیلئے صرف ان دلائل پر ہی اکتفا کرلیں تو یہ دلائل اس مقصد کیلئے کافی وافی ہیں گر علماء اہل سنت و جماعت در افضلیتِ ابوبکر و عمر بلکہ در قطعیت آں بہماں اکتفا نمایند و استدلال کنند کافی وافی بود (تکمیل الایمان صفحہ ۶۴)۔

تمام صحابہ کرام اور پوری امت کا فیصلہ

(۱)۔ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم کسی کو ابوبکر کے برابر نہیں سمجھتے تھے پھر عمر پھر عثمان کُنَّا فِی زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِی بَکْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ (بخاری حدیث: ۳۶۹۷، ابوداؤد حدیث: ۴۶۲۷)۔

(۲)۔ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم (فقہ اکبر صفحہ ۳)۔

(۳)۔ امام مالک فرماتے ہیں: اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ اَوَ فِیْ ذَالِکَ شَکٌّ یعنی سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر، کیا اس میں کوئی شک ہے؟ (صواعق محرقہ صفحہ ۵۷، فتح المغیث ۳/ ۱۲۷)۔

(۴)۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ۔تمام لوگ ابوبکر صدیق کی خلافت پر متفق ہو گئے، یہ اس لیے ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگ مجبور ہو گئے تو آسمان کی چھت کے نیچے ابوبکر سے افضل کسی کو نہ پایا، بس اپنی گردنیں اس کے حوالے کردیں فَوَلَّوْهُ رِقَابَهُمْ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۴)۔

(۵)۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اس طرح ہے: کَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ یَذْهَبُ فِی التَّفْضِیْلِ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ یعنی امام احمد بن حنبل افضلیت کی ترتیب

Islam The World Religion

یوں بتاتے تھے: ابوبکر، عمر، عثمان، علی (السنۃ للخلال حدیث: ۶۰۷)۔

(۶)۔ امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: تمام صحابہ میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی۔ میں اسی عقیدے پر زندہ رہا، اسی پر مروں گا اور انشاء اللہ اسی پر قیامت کے دن اٹھوں گا عَلٰی هٰذَا حَيِّيْتُ وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ وَاُبْعَثُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی (تہذیب التہذیب: ۵/۴۸۰)۔

(۷)۔ امام ابوالحسن اشعری رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں: كَانَ اَفْضَلَ الْجَمَاعَةِ فِیْ جَمِيْعِ الْخِصَالِ الَّتِیْ يُسْتَحَقُّ بِهَا الْاِمَامَةُ مِنَ الْعِلْمِ وَالزُّهْدِ وَقُوَّةِ الرَّأْیِ وَسِيَاسَةِ الْاُمَّةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ یعنی ابوبکر صدیق پوری جماعت میں تمام خصلتوں میں سب سے افضل تھے جن کی بناء پر امامت کا حقدار بنا جاتا ہے، علم کے لحاظ سے، زہد کے لحاظ سے، قوتِ رائے کے لحاظ سے اور امت کی سیاست کے لحاظ سے اور اس کے علاوہ دیگر وجوہ کی بناء پر (الابانۃ از امام ابو الحسن اشعری متوفی ۳۲۴ھ صفحہ ۱۰۵)۔

(۸)۔ دنیا میں تصوف کی پہلی کتاب التعرف میں لکھا ہے کہ: وَ اَجْمَعُوْا عَلٰی تَقْدِيْمِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنی تمام صوفیاء کا اجماع ہے کہ سب سے مقدم ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی (التعرف لابی بکر محمد بن اسحاق م ۳۸۰ھ، صفحہ ۶۲)۔

(۹)۔ قاضی باقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۰۳ھ لکھتے ہیں: ہر مسلمان عاقل بالغ پر یہ جاننا واجب ہے کہ: امام المسلمین اور امیر المومنین، مہاجرین و انصار میں سے نبیوں اور رسولوں کے بعد اللہ کی تمام تر مخلوقات سے آگے ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پوری امت سے افضل تھے، ایمان میں راجح تھے، آپ کا فہم سب سے کامل تھا، علم سب سے وافر تھا، حلم سب سے زیادہ تھا، اور اسی چیز کو آپ ﷺ کا فرمان واضح کر رہا ہے کہ: وَلَوْ وُزِنَ اِيْمَانُ اَبِیْ بَكْرٍ بِاِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ اِيْمَانُ اَبِیْ بَكْرٍ عَلٰی اِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ یعنی اگر ابوبکر کا ایمان تمام روئے زمین والوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابوبکر کے ایمان کا پلڑا بھاری ہے (اَلْاِنْصَافُ فِيْمَا يَجِبُ اِعْتِقَادُهٗ وَلَا يَجُوْزُ الْجَهْلُ بِهٖ صفحہ ۱۳۰)۔

(۱۰)۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام مخلوقات سے آگے ہیں اور کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ ان سے آگے قدم

Islam The World Religion

رکھے روا نہ باشد کہ الخ (کشف المحجوب صفحہ۶۹)۔

اِنَّ الصَّفَا صَفَا الصِّدِّیْقِ اِنْ اَرَدْتَ صُوْفِیًا عَلَی التَّحْقِیْقِ

ترجمہ: اگر تم تحقیق کے ساتھ کسی صوفی کا نام جاننا چاہتے ہو تو وہ ابوبکر صدیق ہے (کشف المحجوب صفحہ۳۲)۔

(۱۱)۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ ﷺ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ یعنی نبی کریم ﷺ کے بعد سب لوگوں میں افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم (احیاء العلوم صفحہ۱۱۹)۔

(۱۲)۔ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: خلفائے راشدین نے خلافت بزورِ شمشیر یا جبراً حاصل نہیں کی تھی بلکہ معاصرین پر ان کو فضیلت حاصل تھی لِفَضْلِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ فِی عَصْرِہٖ وَزَمَانِہٖ عَلٰی مَنْ سِوَاہُ مِنَ الصَّحَابَۃِ (غنیۃ الطالبین صفحہ۱۵۸)۔

(۱۳)۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَیْسَ فِیْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ غَیْرُ عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یعنی جان لو کہ امت محمد ﷺ میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو ابوبکر سے افضل ہو سوائے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (فتوحاتِ مکیہ باب۹۳ کما فی الیواقیت والجواہر صفحہ۴۳۸)۔

(۱۴)۔ معروف درسی کتاب شرح عقائد نسفی میں ہے کہ: اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ نَبِیِّنَا اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ یعنی تمام انبیاء کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق ہیں (شرح عقائد نسفی صفحہ۱۵۰)۔

(۱۵)۔ اہلِ سنت کے عقائد کی تقریباً ہر کتاب میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول موجود ہے کہ اہلِ سنت کی علامت یہ ہے: تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ وَ حُبُّ الْخَتَنَیْنِ یعنی ابوبکر و عمر کو افضل ماننا اور عثمان و علی سے محبت کرنا (شرح عقائد نسفی صفحہ۱۵۰، التمہید لابی الشکور السالمی صفحہ۱۶۵، قاضی خان جلد۱ صفحہ۴۶، تکمیل الایمان صفحہ۷۸، نبراس صفحہ۳۰۲، شرح فقہ اکبر صفحہ۶۳، فتاویٰ رضویہ جلد۹ صفحہ۶۱، البحر الرائق جلد۱ صفحہ۲۸۸، بنایہ جلد۱ صفحہ۱۴۶)۔

(۱۶)۔ امام شرف الدین نووی اور امام سیوطی رحمت اللہ علیہما فرماتے ہیں: اِتَّفَقَ اَھْلُ السُّنَّۃِ اَنَّ اَفْضَلَھُمْ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ یعنی اس پر اہلِ سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ میں سب سے افضل

Islam The World Religion

ابوبکر ہیں پھر عمرؓ(شرح نووی علیٰ مسلم جلد۲صفحہ۲۷۲،تاریخ الخلفاء صفحہ۳۷)۔

(۱۷)۔ امام قرطبی شارح مسلم علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: وَأَفْضَلِيَّتُهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ،وَهُوَ الَّذِیْ يَقْطَعُ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ:أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوْقُ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ فِیْ ذٰلِکَ أَحَدٌ مِنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ ، وَلَا الْخَلَفِ ، وَلَا مُبَالَاةَ بِأَقْوَالِ أَهْلِ الشِّيَعِ ، وَلَا أَهْلِ الْبِدَعِ ، فَإِنَّهُمْ بَيْنَ مُكَفَّرٍ تُضْرَبُ رَقَبَتُهُ ، وَبَيْنَ مُبْتَدِعٍ مُفَسَّقٍ لَا تُقْبَلُ كَلِمَتُهُ ، وَ تُضْحَضُحَجَّتُهُ (المفہم شرح مسلم جلد۶صفحہ ۲۳۸ومثلہ فی تفسیر القرطبی تحت آیت ثانی اثنین)۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد صدیق اکبر کی افضلیت اہل سنت کا عقیدہ ہے، یہ ایسا عقیدہ ہے جسے قرآن اور سنت قطعی طور پر ثابت کرتے ہیں ، ابو بکر صدیق ؓ کی افضلیت ہے ، پھر عمر فاروق۔اس میں اگلے پچھلے ائمہ میں سے کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا۔.........اور اہل بدعت کے اقوال کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ لوگ درمیان ہیں اس مُکَفَّر کے جس کی گردن ماری جائے اور اس فاسق قرار دیے گئے بدعتی کے جس کا کلمہ بھی قبول نہیں اور اس کی حجت مردود ہے۔

(۱۸)۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ : افضلیت شیخین بر باقی امت قطعی است ،انکار نہ کند مگر جاھل یا متعصب یعنی شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے،انکار وہی کرے گا جو جاہل ہو یا متعصب ہو(مکتوبات جلد۲مکتوب ۳۶)۔

(۱۹)۔ حضرت مجدد الفِ ثانی رحمہ اللہ کے خلیفہ بدر الدین سرہندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: تمام سلسلوں کو در حقیقت حضرت صدیق اکبرؓ سے انتساب ہے(حضرات القدس صفحہ۲۳)۔

(۲۰)۔ حضرت عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی امت میں ایک شخص بھی حضرت ابوبکر کا فیض برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی آپکے قریب آنے کی طاقت رکھتا تھا،خواہ صحابہ میں سے ہو یا انکے علاوہ فتح کبیر کے افراد میں سے(جواہر البحار/۲/۳۵۹)۔

(۲۱)۔ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: محمدی اولیاء میں سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی(الیواقیت والجواہر صفحہ۴۳۷)۔

(۲۲)۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

Islam The World Religion

يَجِبُ عَلَى الْعُلَمَآءِ الْاِهْتِمَامُ بِمَسْئَلَةِ الْاَفْضَلِيَّةِ یعنی علماء پر واجب ہے کہ مسئلہ افضلیتِ صدیق وعمر کو خصوصی اہمیت دیں (نبراس صفحہ ۳۰۲)۔

(۲۳)۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل سنت کی تمام کتبِ عقائد میں افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۶۱)۔ نیز اعلیٰ حضرت نے چاروں خلفائے راشدین کو اپنے اپنے زمانے کا غوث قرار دیا ہے (ملفوظات صفحہ ۲۳۷)۔

(۲۴)۔ ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب فقیہِ اعظم حضرت پیر سائیں مفتی محمد قاسم مشوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس اِرقام فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما (قاسم ولایت صفحہ ۲۰۲)۔

(۲۵)۔ حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: بعد انبیاء ابوبکر صدیق کا بڑا پرہیزگار ہونا بھی قرآن سے ثابت اور بڑے پرہیزگار کا افضل ہونا بھی قرآن سے ثابت، لہٰذا افضلیتِ صدیق قطعی ہے، اس کا منکر گمراہ ہے (تفسیر نور العرفان صفحہ ۹۸۳)۔

(۲۶)۔ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وَاَنْتَ لَوْ فَكَّرْتَ وَ تَدَبَّرْتَ ذٰلِكَ لَعَلِمْتَ فَضْلَ اَبِىْ بَكْرٍ وَ زُهْدَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ وَ يَكْفِيْهِ فَضْلاً وَ كَمَالاً وَ مَرْتَبَةً قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ ؓ اَنْتَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالرُّوْحِ وَ قَدْ مَرَّ بَيَانُهٗ بِبَيَانِى یعنی اگر تم غور اور تدبر سے کام لو، تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ابوبکر فضیلت اور زہد میں جمیع صحابہ سے آگے ہیں، آپ کے فضل و کمال اور مرتبے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی کافی ہے کہ ابوبکر میرے کان، آنکھ اور روح کے بمنزلہ ہیں (مذہب شیعہ صفحہ ۸۵)۔

(۲۷)۔ حضرت غزالیٔ دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفضیل جمیع صحابہ کرام بشمول حضرت علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کا مخالف سنی نہیں ہے۔ اس کی اقتداء جائز نہیں ہے۔

Islam The Wahi Religion

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ فاسق کہنے والا ہرگز سنی نہیں ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اہل سنت کے نزدیک بالاتفاق واجب الاحترام ہیں۔ اس لیے ایسے شخص کی اقتداء بھی درست نہیں۔ سید احمد سعید کاظمی غفرلہ 9 اگست 1969ء

(۲۸)۔ حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیاء و مرسلین کے بعد تمام مخلوقاتِ الٰہی جن وانس و ملائکہ سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں (دینِ مصطفیٰ صفحہ ۱۶۲)۔

(۲۹)۔ حضرت ابو البیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: واضح رہے کہ خلیفۂ رسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اتقیٰ، اکرم، اعظم درجۃ، ارحم، افضل الامۃ، اَعلم، اعلم بالسنۃ، اشجع جیسے اسمِ تفضیل کے صیغوں سے ملقب ہیں (سرمایہ ملت کا نگہبان صفحہ ۱۶۳)۔

(۳۰)۔ حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: تمام صحابہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ علم اور فضل والے تھے (نعمۃ الباری جلد۲ صفحہ ۵۵۵)۔

(۳۱)۔ عشقِ رسول اور خدمت کا میدان ہو یا فنافی الرسول کے مرتبہ کی بات چلے، جہاد اور ختمِ نبوت کا معرکہ ہو یا افضلیت و اعلمیت کی بحث ہو، صدیق کے بغیر قدم نہیں اٹھتا۔

قرآنی اشاروں میں، احادیث کی تصریحات میں، فقہ کی کتابوں کے اندر امامت کے ابواب میں، عقائد کی ہر ہر کتاب میں، صوفیاء کی کتابوں میں التعرف سے لیکر سیف الملوک تک، دیوانِ قلندر سے لیکر شاہ جو رسالو تک، قدیم مجددین ملت رضی اللہ عنہم سے لیکر جدید محققین تک کی کتب میں چاروں خلفائے راشدین علیہم الرضوان کو بالترتیب بیان کیا جا رہا ہے، حتیٰ کہ جمعہ کے خطبوں میں خَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْق کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ ہر منصف مزاج اور تحقیق شعار کو ماننا پڑتا ہے:

نعرۂ صدیقی یا صدیقِ اکبر — نعرۂ فاروقی یا فاروقِ اعظم

نعرۂ عثمانی یا عثمانِ غنی — نعرۂ حیدری یا علی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

☆......☆......☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion